(Urdu)

1662/1974

विभाग / मंत्रालय
________ DEPARTMENT/MINISTRY

शाखा
________ BRANCH

मंत्रणा संग्रह
Consultation Collection ________

संख्या
No. 2630/H — (54) — (P)

दिनांक
Date ________

विषय
Subject Urdu

पूर्व निर्देश
Previous reference

बाद का निर्देश
Later reference

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
NO 2630
Date 25.2.72
GOVT. OF INDIA

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نہ ستا ظالم غریب کو غریب آہ سے رو دیگا
سنیگا مالک جب اس کا تجھے جڑ سے بھی کھو دیگا

انقلاب زندہ باد

وطن کے عاشق کا بیگناہ خون

وطن کا کھاتے وطن کا پیتے وطن میں سوتے وطن میں رہتے
سب اپنی اپنی ہیں موت مرتے وطن پہ مرتا ہے کوئی کوئی
نہ تڑپنے کی ہے اجازت نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

مصنفہ
آزادی کا پروانہ نند شجاع آبادی ضلع ملتان

ملنے کا پتہ
دفتر نوجوان بھارت سبھا ضلع راولپنڈی
ٹریکٹ ۴ ماہ اکتوبر ۲۹ء
بکفروشوں کو خاص رعائت کی جاوے گی - قیمت ۔

امان سرحد برقی پریس راولپنڈی میں آسانند بھینک شجاع آبادی نے چھپوا کر شائع کی -

گر وطن کو اپنا اک اک روم بھی درکار ہو
مرد ہے وہی جو دینے کیلئے تیار ہو

صاحبان! میں آپ کا نہائت ہی شکر گذار ہوں۔ کہ آپ نے میرے چند ٹوٹے پھوٹے الفاظوں کی قدر کی ہے۔ کیونکہ میرے پہلے ٹریکٹ جس کا نام "جتندر ناتھ داس کا آخری پیغام بھارت کے نوجوانوں کے نام تھا۔ صرف ۷ دن میں فروخت ہو گیا۔ اور اب امید کرتا ہوں کہ اس ٹریکٹ کی قدر کریں گے۔ اور اس کو پڑھکر اس پر ضرور عمل کریں گے۔ کھو کھلے جنٹلمین بابوتے نامے بوانیاں کا قصہ نہائت عمدہ اور دلچسپ جبکہ اردو اور گورمکھی میں تیار ہو گیا ہے۔ اگر آپ اس کو پڑھیں گے۔ تو دنگ رہجائیں گے۔

ایک وطن کا عاشق سچا

جو بھی ہے یہاں پر ہمارا وہ وطن کے واسطے ۔۔ مال و زر اسباب سارا ہے وطن کیواسطے
اس سے بڑھکر جو کہ پیاری ہے ہمیں وہ جان ہے ۔۔ سب سے پیاری ہی مگر وہ جان بھی قربان ہے

پہلے مجھے پڑھو۔ پھر آگے چلو

داس کا نام سوامی کیوں؟ سچا شہید داس

داس چل بسے لیکن اب داس کیوں؟ داس تو غلام کو کہتے ہیں۔ وہ تو اب آزاد ہو گئے کوئی ہے دنیا کی طاقت؟ جو اب انہیں بورسٹل جیل میں یا سنٹرل جیل میں یا کسی بھی سنگین سے سنگین جیل میں قید رکھ سکے۔ پنجاب گورنمنٹ کے ملازم کہتے تھے۔ کہ وہ مسٹر داس کو بغیر ضمانت

کے رہا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ کوئی قانون ایسی رہائی کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن اب وہ قانون کدھر دھرا رہ گیا؟ کیا شاہی فوجیں زبردست جنگی جہاز اونچے آسمان پر اڑنے والے ہوائی جہاز۔ پولیس کے ہزارہا دستے۔ اور کل جنگی ساز و سامان پرے کے پڑے نہیں رہ گئے؟ اور کیا سری یت جتندر ناتھ داس جی کی ان سب چیزوں پر فتح پاکر آزاد نہیں ہو گئے؟

او دنیا والو! اگر طاقت ہے۔ تو اب مسٹر داس کو بوسٹل جیل میں قید رکھو۔ اپنی جنگی طاقتوں پر گھمنڈ کرنے والو! تمہاری آئینی گرفت سے وہ ہڈیوں کا پنجرہ وہ نحیف کمزور بیجان تپسوی نکل نہیں گیا؟ تم دیکھتے نہیں رہ گئے؟ وہ بغیر ضمانت دیئے رہا ہو گیا ہے۔ ہاں ہاں۔ ظلمت ستم کی اس زمین سے رہا ہو گیا ہے۔ گناہوں کی لبریز دنیا سے رہا ہو گیا ہے۔

مسٹر جتندر ناتھ داس کے شہید ہونے سے آج بوسٹل جیل بھی تیرتھ بن گیا۔ جب ہندوستان آزاد ہو جائے گا۔ تو بوسٹل جیل کو ایک خوبصورت چمن کی شکل میں تبدیل کیا جائے گا۔ اور اس میں سری یت جتندر ناتھ داس کی وشال مورتی آنے والی نسلوں کو آزادی کے کٹھن مارگ کی کہانیاں سنا رہی ہوگی۔ نوجوان اور ماتائیں اپنے بچوں سمیت اس مورتی کے درشن کرنے جایا کریں گے اور سچے وطن کے عاشق شہید داس کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالینگے

تیرتھ استھان کے ساتھ بورسٹل جیل (ابلیک ہول) کے نام سے بھی مشہور ہو جائے گا۔ جہاں سرکاری نوکروں نے ایک دیش بھگت کو ٹھنڈی کی نظر کر مار ڈالا۔ گناہ کیا تھا؟ یہ کہ پولٹیکل قیدیوں کو انسان سمجھو۔ اور ان کے ساتھ جیلوں میں انسانوں والا سلوک کرو۔ کیا دنیا کی کوئی قوم مسٹر داس جیسی ہستی پیدا کر سکتی ہے؟ جس نے دوسروں کی خاطر اپنی جان اس طریقہ سے قربان کی ہو۔ بھڑکتی ہوئی آگ میں کود کر مر جانا مشکل نہیں۔ گولی کا نشانہ بننا بھی آسان ہے۔ زہر کا پیالہ پینا بھی سہل ہے۔ لیکن مسٹر داس کی طرح جسم کے ایک ایک انچ سے ایک ایک نس سے اور ایک ایک ناڑی سے لگاتار ۶۳ دن جان نکلواتے رہنا۔ بڑے بھاری دل گردہ والے کا کام ہے۔ یہ تو ایک ایک انگ کٹوانے سے بھی مشکل ہے اوہو! کتنی بیدنائیں سہن کرنی پڑیں۔ ہڈیوں کے ایک ایک پرزے میں کس طرح بچھو ڈنک لگاتے رہے۔ مسٹر داس نے جس بہادری سے جان دی۔ سچ مچ اس کی مثال دنیا کے تختے پر نہ ملیگی۔ مسٹر داس تو امر ہو گئے۔ وہ غلام کی جگہ آزاد ہو گئے۔ ان کا نام اب داس نہیں۔ بلکہ سوامی ہو گیا۔ لیکن آپ جانتے ہیں۔ کہ مسٹر داس کی اس شہادت کے کیا معنی ہیں؟ مسٹر داس کی موت گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند کے ماتھے پر ایک کلنک کا ٹیکہ لگ گیا۔ یہ کلنک کا ٹیکہ اگر گورے منہ پر ہے۔ لیکن اس کی سیاہی تا ابد نہیں اترے گی

تمہارا جتنا جی چاہے ستم مظلوم پر ڈھالو + کلیجہ چیر ڈالو میری آنکھوں نکلوا لو
میری نس نس کو چھیدو اور رگ رگ میری کٹوالو + یہ حاضر ہے بدن میرا اسے کولہو میں پلوا لو
مگر میں داس سیوا کا جو پرن ہے وہ نہ توڑونگا + رہونگا ست پہ قائم نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑونگا

وطن کے نوجوانو یہ جواب گورنمنٹ کو آخری دیا تھا
کس نے؟ داس نے

داس کے جنازے پر ایک عاشق کا رونا

دیکھتے تھے جیل میں کل زندہ صورت داس کی
آہ! نظر آتی ہے ہمکو آج میت داس کی

فاقہ مستی میں گنوائی جاں وطن کے واسطے
آفریں صد آفریں کیسی تھی ہمت داس کی

کیا ہوا اگر جسم جل کر خاک ساں ہو جاویگا
پر ہمیشہ ہی رہیگی زندہ شہرت داس کی

اے فلک تو نے غضب ڈھایا ہے اہل ہند پر
چھین کر کیوں لے گیا؟ ہم سے تو صورت داس کی

ہم تو پہلے ہی تھے غم کے دام میں جکڑے ہوئے
اور ہم پر پڑ گئی ہائے مصیبت داس کی

اہل میّت۔ تم ذرا ٹھیرو۔ جلاؤ نہ ابھی
نقش کر لوں دل کے آئینے میں صورت داس کی

وطن کے عاشق کا جیل سے سندیسہ نوجوانوں کے نام

کہتے ہیں الوداع اب ہم اس جہان کو
جا کر خدا کے گھر سے پھر آیا نہ جائے گا

اہلِ وطن اگر ہمیں بھول جائیں گے
اہل وطن کو ہم سے بھلایا نہ جائیگا

ظلم وستم سے تنگ نہ آئیں گے ہم کبھی
ہم سے سرِ نیاز جھکایا نہ جائے گا

اس سے زیادہ اور ستم کیا کریں گے وہ
اس سے زیادہ ان سے ستایا نہ جائے گا

ہم زندگی سے روٹھ کر بیٹھے ہیں جیل میں
اب زندگی سے ہم کو منایا نہ جائے گا

یہ سچ ہے موت ہم کو مٹا دے گی دہر سے
لیکن ہمارا نام مٹایا نہ جائے گا

ہم نے لگائی آگ ہے جو انقلاب کی
اس آگ کو کسی سے بجھایا نہ جائے گا

یارو! ہے اب بھی وقت ہمیں دیکھ بھال لو
پھر کچھ پتہ ہمارا لگایا نہ جائے گا

اے موت جلد آ کہ تیرا انتظار ہے
اب ہم سے بارِ زیست اٹھایا نہ جائیگا

آزاد ہم کرا نہ سکے اپنے ملک کو
خنجر یہ منہ خدا کو دکھایا نہ جائیگا

ننند کا چیلنج

اگر فنڈ چاہیں کہ ہم نہ دیں گے تو بھی ہم چیلنج یہ دے رہے ہیں
سوراج لیکر ہی ہم رہیں گے سوراج والے یہ کہہ رہے ہیں
بھلے ہی مرکر ہم خاک ہوں گے پر یاد رکھنا سنا رہے ہیں
وہ خاک بنکر ہم جا لگیں گے انہیں کے ماتھے پہ کہہ رہے ہیں
سُن لو لوگو یہ بوڑھا بھارت جوان بنکر اب کہہ رہا ہے
کہ خالی ہاتھوں ہم دشمنوں سے لگا کے بازی جتا رہے ہیں

ایک قومی پروانے کا بستر مرگ پر پڑے ہو گئے بھارت ماتا کی بھلینٹ

یہی پاؤ گے محشر میں زباں میری بیاں میرا
میں بندہ ہندوالوں کا ہوں ہے ہندوستاں میرا
میں ہندی ٹھیٹھ ہندی ہوں۔ ہندی ذات ہندی ہوں
یہی مذہب یہی فرقہ یہی ہے خاندان میرا۔
میں اس اجڑے ہوئے بھارت کے کھنڈر کا اک ذرہ
یہی بس اک پتہ میرا یہی نام و نشاں میرا
قدم لوں مادرِ بھارت تیرے میں بیٹھتے اٹھتے
کہاں قسمت میری ایسی نصیبہ یہ کہاں میرا
تیری خدمت میں اے بھارت یہ سر جائے یہ جاں جائے
تو میں سمجھوں گا یہ مرنا حیاتِ جاوداں میرا

IMPERIAL RECORD DEPARTMENT
RECEIVED
23 FEB. 1931

پنجابی بیت

جتھے دیکھیئے اکھ اٹھا کے تے چھوٹے وڈے سبھی کُرلان روٹی
اک ڈنگ دی لبھدی رج کے نہ دوجے ڈنگ دی کیویں کھان روٹی
سوچ کھان پکان دی لگی رہندی اے سکا وندی ہے جند جان روٹی
نہ ہندواں دا ہووے پیٹ پورا نہ رج کھاون مسلمان روٹی
اک ہندوا لے بے نصیب ویکھے کھاندا رج کے سارا جہان روٹی
چین روس امریکہ تے آسٹریلیا کھاوے سکھاں والی جاپان روٹی
ٹرکی ناروے تے اسپین سویڈن کھاوے من بھاندی انگلستان روٹی
ایہ پر سارے جگت نوں پالدا سی اج منگدا ہے ہندوستان روٹی

صاحبان! نوجوان بھارت سبھا کے دفتر میں آپ ہر مونیم بیلا شاٹل باجہ مفت سیکھ سکتے ہیں۔

آئندہ ماہ میں قومی ٹریکٹ مسٹر جتیندر ناتھ داس بھگت سنگھ اور دت کا ایک مکمل ڈرامہ شائع کیا جائے گا۔ اس پر بہت محنت ہو رہی ہے۔ ناظرین! اس ٹریکٹ کی ضرور انتظار فرماویں۔ اگر گورمنٹ سے اجازت مل گئی۔ تو آپ کو سٹیج پر دکھایا جائے گا۔

آخری سلام

یہی طرز حکومت ہے تو پھر انصاف کیا ہوگا؟ بے انصافی کی رسی میں نیائے کا گلا ہوگا
اگر بے دوش پرجا پر ستم ایسا روا ہوگا حکومت میں امن ہوگا نہ پرجا کا بھلا ہوگا

(نوٹ) ہر ایک آدمی اپنے خیالات اس ٹریکٹ میں چھپوا سکتا ہے۔ (نند)